An International Journal of
ISLAMIC AND SOCIAL SCIENCES

ISLAMICUS

PAKISTAN ISLAMICUS

(An International Journal of Islamic and Social Sciences)

Volume: 04, Issue: 03, July–September 2024, Pages: 48-54

Journal Website: https://pakistanislamicus.com/index.php/home

Publisher Website: https://www.mircpk.net

MUSLIM INTELLECTUALS
Research Center Multan-Pakistan

سائنس کے ترقی یافتہ مصنوعی گوشت کا فقہی جائزہ

A JURISPRUDENTIAL REVIEW OF SCIENCE-ADVANCED SYNTHETIC MEAT

Syed Hayatullah[1], Anjum Riaz[2], Fozia Yaseen[3].

[1] Lecturer, Department of Islamic Studies, University of Loralai, Baluchistan, Pakistan.
[2] Lecturer, Department of Islamic Studies, Sardar Bahadur Khan Women's University, Quetta, Pakistan.
[3] Lecturer, Department of Islamic Studies, Sardar Bahadur Khan Women's University, Quetta, Pakistan.

HEC "Y" Category
HJRS HEC Journal Recognition System

ARTICLE INFO

Article History:

Received:	June 14, 2024
Revised:	July 12, 2024
Accepted:	July 15, 2024
Available Online:	July 18, 2024

Keywords:

Shariah
Food Science
Muscle Tissue
Intellect
Synthetic Meat

Funding:

This research received no specific grant from any funding agency in the public, commercial, or not-for-profit sectors.

Copyrights:

Copyright Muslim Intellectuals Research Center. All Rights Reserved © 2021. This work is licensed under a [Creative Commons Attribution 4.0 International License](https://creativecommons.org/licenses/by/4.0/)

ABSTRACT

We see the development of science and technology in every field of life. Such as Food Science is getting advances in food development but for Muslims the issue of Halal and Haram has been raised as well. Manufacturing of synthetic meat is a current issue. In this article, the opinions of the Islamic Jurists have been explained. Synthetic meat is considered Halal after fulfilling a few conditions that are; 1) the muscle tissues must not be taken from a part of animal which, after removal, may still be alive, as that part will be considered dead. 2) the dead part of body of an animal, even halal animal, is not Halal. 3) if the halal part has been mixed up with a haram ingredient, which cannot be separated from it, is considered haram. synthetic meat must not be harmful to human body. Failing any of the given conditions can harm the objectives of shariah. Especially the objective of protection of Deen and life cannot be achieved. While the Islamic Shariah insures protection of Deen, life, wealth, intellect, and race along with the development of human beings.

Corresponding Author's Email: syed.hayatullah@uoli.edu.pk

تمہید

اسلامی تعلیمات انسانی فطرت سے ہم آہنگ ہیں، یہ انسان کے جسم کی ساخت وبناوٹ کے عین مطابق ہیں۔ان تعلیمات میں دوسرے احکام کی طرح کھانے پینے سے متعلق بھی ہدایات موجود ہیں۔دین اسلام نے انسان کو ہمیشہ پاکیزہ اشیاء کے استعمال کی ہدایت کی ہے چنانچہ قرآن میں مختلف مقامات پر اللہ تعالی نے حرام اشیا کے بارے میں اجمالا بتایا نیز احادیث پاک میں حرام اشیا کا تفصیل سے ذکر ہے۔دین اسلام نے پاکیزہ اور حلال اشیاء تک پہنچنے کے ذرائع کے بارے میں یہ ہدایت

کی ہے کہ وہ ذرائع حلال ہونے چاہیے۔ایک مسلمان پر جہاں اور بہت سے شرعی احکام کا بجالانا ضروری ہے وہیں اس پر یہ بھی لازم ہے کہ حلال کھانے کا اہتمام کرے اور حرام چیزوں کے کھانے سے مکمل اجتناب کرے۔

خوراک کے اثرات

جہاں تک نباتاتی غذاؤں اور مشروبات کے حلال و حرام ہونے اور انسان پر ان کے اثرات کا تعلق ہے تو اس میں اقوام اور مذاہب کے درمیان زیادہ اختلاف نہیں ہے۔اسلام نے شراب کو حرام ٹھہرایا خواہ وہ انگور سے بنائی گئی ہو یا کھجور اور جو سے یا کسی اور چیز سے۔ حیوانی غذاؤں کے معاملے میں اقوام اور مذاہب کے درمیان بہت زیادہ اختلاف رہا ہے۔کچھ مذاہب نے جانوروں کو ذبح کرنا اور کھانا خود پر حرام کر لیا جبکہ کچھ اقوام کوئی فرق روا رکھے بغیر ہر قسم کے جانوروں کو ہر طرح سے کھانا درست خیال کرتی ہیں۔کچھ مذاہب کے پیروکاروں نے خود ہی بغیر کسی الٰہی تعلیمات کے کچھ جانوروں کو اپنے اوپر حلال اور کچھ کو اپنے اوپر حرام قرار دے دیا۔

حیوانی غذاوں کے حوالے سے اسلام متوازن اور واضح تعلیمات دیتا ہے۔اسلام نے نہ صرف اکل حلال کی بہت زیادہ ترغیب دی ہے بلکہ اگر اس کا اہتمام نہ کیا جائے تو اس کے بارے میں وعید بھی سنائی ہے۔قرآن پاک میں حکم دیا گیا ہے:

"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ وَاشْكُرُوا لِلَّهِ إِنْ كُنْتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ"[1]

"اے ایمان والو پاکیزہ چیزوں میں سے کھاؤ جو ہم نے تمہیں عطا کی اور اللہ کا شکر کرو اگر تم اس کی عبادت کرتے ہو۔"

نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"لا يد خل الجنة جسد غذى باالحرام"[2]

"جو جسم حرام غذا سے پرورش پایا ہو وہ جنت میں نہیں جاسکتا۔"

اسلام کی تعلیمات سے پتہ چلتا ہے کہ غذائیں انسان کی زندگی،اس کی نفسیات، جبلت اور اس کی صحت پر اثرانداز ہوتی ہیں۔حلال و طیب اور پاکیزہ غذائیں انسانی جبلت و فطرت اور عادات پر اچھا اثر ڈالتی ہیں جبکہ حرام و نجس اور ناپاک غذائیں انسان کی جبلت و فطرت اور صحت کے لیے نقصان دہ ہیں۔قرآن میں جہاں خنزیر کے کھانے سے منع کیا گیا ہے اس کے ذیل میں مفسرین نے اس کی وجہ یہ بیان کی ہے کہ اس جانور میں جو بری خصلتیں اور عادتیں پائی جاتی ہیں، وہ انسانی فطرت پر اثرانداز ہوتی ہیں۔اسی طرح خون کے حرام ہونے کی وجہ علماء یہ بیان کرتے ہیں کہ اس میں خون کے زہریلے مادے پائے جاتے ہیں جو انسانی صحت کے لیے مضر ہوتے ہیں۔

اسی طرح اسلام ان چیزوں سے بھی دور رہنے کی تلقین کرتا ہے جس کے حلال اور حرام ہونے میں کچھ شبہ ہو نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا فرمان ہے:

"عن النعمان بن بشير رضي الله عنهما قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: "إن الحلال بين، وإن الحرام بين، وبينهما مشتبهات لا يعلمهن كثير من الناس، فمن اتقى الشبهات، استبرأ لدينه وعرضه"[3]

"نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں میں نے آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ حلال اور حرام دونوں واضح ہیں ان کے درمیان کچھ مشتبہات ہیں جن کے بارے میں اکثر لوگ نہیں جانتے ہیں۔ جو شخص ان شبہات سے بچا اس نے اپنے دین و عزت کو آلودگی سے بری کر لیا۔"

مصنوعی گوشت کا تعارف

یورپی ممالک میں انسانی آبادی کی بڑھتی ہوئی صورت حال کو دیکھتے ہوئے سائنسی تجربات کی روشنی میں اصل گوشت کی طرح ماہرین نے جانوروں کے سٹیم سیل (Stem cell) سے بننے والا مصنوعی گوشت متعارف کروایا ہے۔ سٹیم سیل کو جانوروں سے حاصل کیا جاتا ہے پھر اسے لیبارٹری میں ایک خاص قسم کے مائع میں رکھا جاتا ہے۔ جس کو ((Cell Culture Medium)) کہا جاتا ہے، جس سے وہ ٹشو بڑھتے جاتے ہیں اور اس طرح لیب میں بننے والا گوشت حاصل کیا جاتا ہے جس کے خواص اور صورت اصل گوشت کی طرح ہوتی ہے[4]۔

پودے، انسان اور جانور سٹیم سیل کے بنیادی ماخذ ہیں۔ حلال و حرام کی بحث کا تعلق انسانوں اور جانوروں کی سٹیم سیل سے حاصل کردہ پیداوار سے ہے۔ جانوروں اور انسانوں سے سٹیم سیل ابتدائی جنین، حمل کے کسی بھی مرحلے میں ساکت شدہ جنین یا ہڈیوں کے گودے، بالوں کی جڑوں اور چمڑے کے نیچے چربی دار خلیوں سے حاصل کیے جاتے ہیں۔ سٹیم سیل کا استعمال مصنوعی گوشت کی تیاری کے علاوہ دیگر بہت سی چیزوں کے لیے بھی ہو رہا ہے۔ مصنوعی گوشت جانوروں کے اندر قدرتی طور پر نشوونما نہیں پاتا بلکہ جانور سے صرف سٹیم سیل لیا جاتا ہے پھر اسے لیبارٹری میں ایک خاص طریقہ کار سے تیار کیا جاتا ہے جسے سیل کلچر کہتے ہیں۔ اس پیچیدہ مرحلے کو آسان الفاظ میں اس طرح بیان کیا جا سکتا ہے کہ سب سے پہلے جس قسم کا گوشت بنانا مقصود ہو اس قسم کے جانوروں کے سٹیم سیل لیے جاتے ہیں۔ یہ سٹیم سیل جنین یا بالغ، زندہ یا مردہ کسی بھی جانور سے لیے جا سکتے ہیں۔ اس کے بعد ان خلیات کو بائیوری ایکٹر میں رکھا جاتا ہے یہ بائیوری ایکٹر کلچر میڈیا پر مشتمل ہوتا ہے۔ کلچر میڈیا گوشت کو اس طرح پروان چڑھاتا ہے جس طرح جانور رحم مادر میں پروان چڑھتا ہے۔ گروتھ میڈیم کے طور پر عام طور پر گائے کے جنین کا خون استعمال کیا جاتا ہے۔ کچھ لیبارٹریز گروتھ میڈیم مشروم، پودوں یا مصنوعی کیمیکل سے تیار کرنے کا دعوی بھی کرتی ہیں۔ اس کے بعد گوشت کو ایک خاص شکل میں ڈھالنے اور کھانے کے قابل بنانے کے لیے جیلاٹن وغیرہ کا استعمال کیا جاتا ہے۔

مصنوعی گوشت اور مقاصد شریعت

شریعت کا بنیادی مقصد انسانیت کی فلاح و بہبود کو یقینی بنانا ہے۔ شریعت اس بات کو یقینی بناتی ہے کہ انسان اس دنیا میں اچھی زندگی گزارے اور آخرت کی تیاری

کرے۔ شریعت کے دیئے گئے احکام پر غور و فکر کر کے علماء نے شریعت کے احکام کے کم از کم پانچ مقاصد تحریر کئے ہیں۔ نئے فقہی مسائل کے احکام کا استنباط کرتے ہوئے ان مقاصد کو پیش نظر رکھنا ضروری ہے۔ اگر ان مقاصد کو پیش نظر نہیں رکھا جائے گا تو انسانی زندگی بگاڑ اور استحصال کا شکار ہو جائے گی۔ شریعت کا مقصد حاصل کرنا ہر مسلمان کا اولین فریضہ ہے۔ قرآن پاک میں ارشاد ہے:

"ثُمَّ جَعَلْنَاكَ عَلَى شَرِيعَةٍ مِنَ الْأَمْرِ فَاتَّبِعْهَا وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ"[5]

"پھر ہم نے آپ (محمد ﷺ) کو سیدھے راستے (شریعت) پر ڈال دیا ہے۔ ہمارے حکم کے. پس تم اس (اسلامی توحید اور اس کے قوانین) کی پیروی کرو اور ان لوگوں کی خواہشات کی پیروی نہ کرو جو نہیں جانتے۔"

مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ شریعت کی پاسداری اس دنیا میں ان کی انفرادی اور اجتماعی فلاح کا باعث ہے اور آخرت میں اس کا اجر ملے گا۔ اسلامی فقہ کے تحت، مقاصد الشریعہ کو تین قسموں یا مقاصد میں تقسیم کیا گیا ہے، جن میں زندگی کی ضروری چیزیں (ضروریہ)، زندگی کی تکمیلی چیزیں (حاجیہ) اور زندگی کی زینت (تحسینیہ) شامل ہیں۔ ضروریہ کے تحت شریعت نے ایسی مصلحتوں کو سب سے زیادہ اہمیت دی ہے جن کے بغیر دنیا و آخرت تباہ و برباد ہو جاتی ہیں۔ جیسے دین کا تحفظ، جان کا تحفظ، عقل کا تحفظ، نسل کا تحفظ اور مال کا تحفظ۔

خوراک کی پیداوار، مارکیٹنگ، اور کھپت بالواسطہ اور بلاواسطہ ان تمام مصالح سے متعلق ہے۔ اس لیے اس سلسلے میں مسلمانوں پر لازم ہے کہ وہ شریعت کی پابندی کرتے ہوئے اپنے دین، جان، عقل، نسل اور مال کو محفوظ رکھیں۔ دوسرے لفظوں میں ایک مسلمان کو خوراک کے سلسلے میں شریعت کی ہدایت کے خلاف کوئی طریقہ اختیار نہیں کرنا چاہیے۔ جان کی حفاظت معاشرے کے ہر مسلمان کے لیے ضروری اور فرض ہے۔ جان کی حفاظت سے مراد غیر قانونی قتل، خودکشی اور رزق کے خوف سے بچوں کے قتل کے علاوہ ہر اس اقدام سے گریز لازم ہے جس سے انسانی جان یا صحت خطرے میں پڑ جائے۔ یہ انسانی جان کی حفاظت کا اعلیٰ ترین درجہ ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے زندگی کو مقدس بنایا ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید میں آیا ہے:

"وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُومًا فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِيِّهِ سُلْطَانًا فَلَا يُسْرِفْ فِي الْقَتْلِ إِنَّهُ كَانَ مَنْصُورًا"[6]

"اور جس جان کو اللہ نے حرمت عطا کی ہے، اسے قتل نہ کرو، الا یہ کہ تمہیں (شرعا) اس کا حق پہنچتا ہو اور جو شخص مظلومانہ طور پر قتل ہو جائے تو ہم نے اس کے ولی کو (قصاص کا) اختیار دیا ہے۔ چنانچہ اس پر لازم ہے کہ وہ قتل کرنے میں حد سے تجاوز نہ کرے۔ یقیناً وہ اس لائق ہے کہ اس کی مدد کی جائے۔"

اس ضمن میں اس پہلو پر غور کرنے کی بھی ضرورت ہے کہ لیبارٹری میں تیار کردہ گوشت پر تغیر فی خلق اللہ یا فطرۃ اللہ کی خلاف ورزی کا اطلاق ہوتا ہے یا نہیں۔

یہاں انسان کی ابتدائی فطرت (فطرہ) کی تشبیہ پر غور کیا جا سکتا ہے۔ انسانی فطرت، فطرت کا ایک ایسا کردار ہے جو فطرت کے حقیقی مذہب یعنی اسلام کی پیروی کی طرف مائل ہے۔ دوسری طرف جانور کا فطرہ قدرتی طریقے سے انسانی بقا کے لیے دیگر فوائد کے ساتھ گوشت، دودھ جیسے فوائد کی فراہمی ہے۔ لہٰذا جو چیز فطری عمل سے بالاتر ہو اسے اللہ کی تخلیق میں تبدیلی کہا جائے گا۔ اللہ کی تخلیق میں ردوبدل شیطانوں کا ایک عمل ہے جس سے مراد انسانی فطرت اور شئے کی فطرت کے خلاف کوئی بھی کام کرنا اور فطرت کے اصل مقصد کو نظرانداز کرتے ہوئے کوئی طریقہ اختیار کرنا ہے۔

قرآن کریم تغیر فی خلق اللہ کو شیطانی کاموں میں شمار کرتا ہے۔ قرآن کریم میں شیطان کے حوالے سے کہا گیا

"وَلَأُضِلَّنَّهُمْ وَلَأُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَآمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ آذَانَ الْأَنْعَامِ وَلَآمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللَّهِ وَمَنْ يَتَّخِذِ الشَّيْطَانَ وَلِيًّا مِنْ دُونِ اللَّهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُبِينًا"[7]

"اور میں انہیں راہ راست سے بھٹکا کر رہوں گا، اور انہیں خوب آرزوئیں دلاؤں گا، اور انہیں حکم دوں گا تو وہ چوپایوں کے کان چیر ڈالیں گے، اور انہیں حکم دوں گا تو وہ اللہ کی تخلیق میں تبدیلی پیدا کریں گے۔ اور جو شخص اللہ کے بجائے شیطان کو دوست بنائے اس نے کھلے خسارے کا سودا کیا۔"

لہٰذا اس سلسلے میں اس بات کا بہت دھیان رکھنے کی ضرورت ہے کی قدرتی کھیتی کے بغیر گوشت کی پیداوار کے کسی بھی ذریعے اور طریقے کو اختیار کرنا شریعت کے ہدف کو خطرے میں نہ ڈال دے۔

مصنوعی گوشت پر فقہی تبصرہ

فقہی جائزہ لینے سے پہلے بطور تمہید کچھ باتیں ملاحظہ ہوں:

01. جب کسی زندہ جانور سے اس کا کوئی حصہ جدا کر دیا جائے تو اس کے حلال یا حرام ہونے میں یہ تفصیل ہے کہ اگر وہ ایسا حصہ ہو جس میں جان ہو (یعنی گوشت، چمڑہ اور چربی) اور اس کے علیحدہ کرنے کے بعد بھی جانور زندہ رہ سکتا ہو، جیسا کہ کسی جانور کی ران وغیرہ کاٹ کر الگ کر دی جائے تو جانور اس کے بعد بھی زندہ رہتا ہے، اس صورت میں چونکہ جانور کے اس حصے میں جان تھی جو کہ زندہ جانور سے جدا کرنے کی وجہ سے ختم ہو گئی تو جانور کے اس حصے کا حکم مردار جانور والا ہے، یعنی گویا اس حصے میں موت واقع ہو کر یہ حصہ مردار ہو گیا اور اب اسی طرح حرام ہے جس طرح مردار جانور حرام ہوتا ہے، البتہ اگر حلال جانور کو شرعی طریقہ سے ذبح کیا جائے تو حلال جانور کے چند اعضاء (خون و خصیتین وغیرہ) کے علاوہ جانور کے تمام اعضاء کا استعمال حلال ہے۔ چنانچہ فقہی کتب میں اس کی صراحت ہے۔

"اذا قطع من الیة شاة قطعة، او من فخذها لا یحل ذلک، و فی الهدایة: وعند الشافعی رحمه الله اکل ان مات الصید منه، لانه مبان بذکاة الاضطراریة فیحل المبان والمبان منه، ثم الاصل فی جنس هذه المسائل، انه ینظر

ان كان الصيد مما يعيش بدون المبان،يؤكل المبان منه اذامات من رميه وضربه،والمبان لايؤكل،وان كان الصيد لايعيش بدون المبان ، يؤكل المبان منه والمبان جميعا،مثال الاول :اذا قطع فخذه فابانها،مثال الثانى:اذا قطع الراس"[8]

"اگر دنبہ کی چکی سے یا اس کی ران سے کچھ کاٹ دیا جائے تو اس کا کھانا حلال نہیں ہے۔ ھدایہ میں امام شافعی کا قول لکھا ہے کہ شکار کیے گئے حلال جانور کی ران سے ٹکڑا الگ کرنے کی صورت میں اگر وہ شکار مر جاتا ہے تو اس صورت میں دونوں (الگ کیا گیا گوشت کا ٹکڑا اور شکار) حلال ہیں کیوں کہ یہ (گوشت کے ٹکڑے کا الگ کرنا) مجبوری کی بنیاد ذبح کرنا شمار ہوگا۔ پھر اس قسم کے مسائل میں حقیقت یہ ہے کہ شکار (جانور) سے گوشت الگ کرنے کے بعد وہ شکار اگر زندہ رہ سکتا ہو تو وہ الگ کیا ہوا گوشت کا ٹکڑا حلال نہیں ہوگا (جیسا کہ شکار کی ران کاٹ کر الگ کر دی جائے) البتہ وہ شکار کھایا جائے گا (شکاری کے تیر مارنے کے بعد اگر مر جاتا ہے) اور اگر شکار سے گوشت کا ٹکڑا الگ کرنے کے بعد وہ شکار زندہ نہیں رہ سکتا ہو مثلا اس کا سر الگ کر دیا جائے تو اس صورت میں دونوں (الگ کیا ہوا سر اور شکار) کھایا جائے گا۔"

.02 جانور کے وہ حصے جن میں جان ہی نہیں پائی جاتی ہے ان کو جانور سے علیحدہ کرنے سے وہ ناپاک تو نہیں ہوتے کیونکہ جس حصے میں جان نہیں ہے اس کو جانور علیحدہ کرنے سے اس جان نہیں نکلتی اور اس کا حکم مردار والا نہیں ہوتا، بلکہ جو حکم جانور کے بال اور سینگ کا ہے اس حصے کا بھی وہی حکم ہے یعنی کہ پاک ہے (چاہے جانور کو شرعی طریقے سے ذبح کیا ہو یا نہیں) البتہ اس کا کھانا شرعا جائز نہیں ہے۔(6-13)[9]

.03 اگر کسی حلال چیز کو کسی حرام چیز (جیسے شراب) میں رکھا جائے اور حرام چیز اس حلال چیز سے اس طرح مل جائے کہ کسی بھی طریقے سے اس حلال چیز سے الگ نہ ہو سکے تو ایسی صورت میں اس حلال چیز کا کھانا جائز نہیں ہے۔(14-15)[10]

.04 جہاں حلال و حرام دونوں پہلو جمع ہو جائیں تو وہاں حرام ہونے کو ترجیح دی جائے گی۔ حلال و حرام جانور کے اختلاط سے جو بچہ پیدا ہوگا وہ حرام ہوگا، اگر شکار پر تیر پھینکا اور وہ پہاڑ سے گر گیا تو دونوں احتمالات ہیں کہ وہ تیر لگنے سے مرا یا گرنے سے۔ ایسے میں وہ حرام ہی شمار کیا جائے گا۔ چھری مسلمان کے ہاتھ میں ہو اور کوئی مشرک اس کے ہاتھ پر رکھ کر چھری چلائے تو احتیاطاً اسے حرام ہی سمجھا جائے گا۔ بہت سے مسائل کی بنیاد اسی قاعدے پر ہے۔

.05 شریعت نے انسانی صحت کا بڑا لحاظ رکھا ہے چنانچہ ایسی خوراک سے منع فرمایا گیا ہے جس کی وجہ سے انسانی صحت متاثر ہوتی ہو۔

ان تمہیدات کے بعد مذکورہ مصنوعی گوشت کا شرعی حکم کیا ہوگا؟ کچھ فقہاء نے کچھ شرائط کے ساتھ مصنوعی گوشت کو حلال قرار دیا ہے، کہ اگر سٹیم سیل کسی حلال طریقہ سے ذبح شدہ حلال جانور کے حلال عضو سے لیا جائے اور سیل کلچر میڈیم (Cell Culture Medium) میں کوئی ناپاک یا حرام چیز شامل نہ ہو جو گوشت کو بھی حرام کر دے تو مذکورہ طریقہ سے بنایا ہوا گوشت حلال ہے۔ البتہ مذکورہ شرائط میں سے کوئی ایک شرط اگر نہیں پائی جاتی ہے تو اس کا کھانا

جائز نہیں ہے اسی طرح اگر زندہ جانور سے یا جنین سے یا ساقط شدہ جنین سے یہ ٹشو لیے جائینگے تو وہ حلال نہ ہوں گے،اوران سے بنا ہوا گوشت بھی حلال نہ ہوگا۔اب سوال یہ ہے کہ یہ گوشت انسانی صحت کے لیے مضر تو نہیں تو اس سلسلے میں مزید تحقیق کی ضرورت ہے۔ مصنوعی گوشت کی تیاری پر تغیر فی الخلق کا اطلاق ہوتا ہے یا نہیں اس پر بھی اختلاف ہو سکتا ہے۔

خلاصہ بحث

فوڈ سائنس نے ترقی کر کے کئی آسانیاں انسانوں کو بہم پہنچائی ہیں لیکن اس شعبہ سے اکثر غیر مسلموں کے وابستہ ہونے کی وجہ سے حلال وحرام کے مسائل اور مشکلات نے جنم لیا ہے۔ غیر مسلموں کی مشکوک سرگرمیوں کی بناء پر مسلمانوں کے لیے ان چیزوں کے استعمال مشکوک رہا ہے۔ حفاظت جان مقاصد شریعت میں سے ہیں جس کے ضمن میں جسم کی پرورش بھی آتی ہے۔ جسم کے لیے کھانا پینا طبعا ایک اہم ضرورت ہے جس کی شریعت نے از حد خیال رکھا ہے۔ قرآن میں کھانے پینے کی چیزوں کے بارے میں ایک سائنسی خاکہ پیش کیا گیا ہے جو انسانی جسم کے لیے محفوظ اور صحت مند ہیں۔اس میں کوئی شک نہیں کہ اسٹیم سیل سے گوشت بنانے کی صلاحیت در حقیقت 21ویں صدی کی جدید سائنس اور ٹیکنالوجی کے دور میں ایک عظیم اختراع ہے۔تاہم، اس قسم کا گوشت شریعت کے تحت اس کے جائز ہونے اور اس کی حفاظت اور غذائیت کی اہمیت کے حوالے سے سنگین سوالات کو جنم دیتا ہے۔ شریعت اس سلسلے میں کچھ بنیادی اصولوں کا اعلان کرتی ہے جو کسی بھی سائنسی اختراع کو قبول کرنے یا رد کرنے سے پہلے ذہن میں رکھنا ضروری ہے۔

حوالہ جات

[1] القرآن:172:2
Al-Qur'ān: 172:2

[2] التبریزی، محمد بن عبداللہ، مشکوۃ المصابیح ،کتاب البیوع ،ح: 2787، المکتب الاسلامی، بیروت، 1985ء، ج2، ص129
Al-Tabrīzī, Muḥammad bin ʿAbdullāh, Mishkāt al-Maṣābīḥ, Kitāb al-Buyūʿ, Ḥadīth: 2787, Al-Maktab al-Islāmī, Beirut,1985, Vol.2, p.29

[3] القزوینی، ابو عبداللہ محمد بن یزید، ابن ماجه کتاب الفتن، ح:3984، دارالجمیل بیروت1998ء، ج5، ص466
Al-Qazwīnī, Abū ʿAbdullāh Muḥammad bin Yazīd, Ibn Mājah, Kitāb al-Fitan, Ḥadīth:3984, Dār al-Jamīl, Beirut,1998, Vol.5, p.466

[4] https://mosameat.com/faq (Retrieved on 05-15-2024)

[5] القرآن:18:45
Al-Qur'ān: 18:45

[6] القرآن: 33:17
Al-Qur'ān: 33:17

[7] القرآن:119:4
Al-Qur'ān: 119:4

[8] امام فرید الدین عالم العلاء، الفتاوی التاتارخانیة، هند، مکتبه زکریا دیوبند، 2014ء، ج18، ص497
Imām Farīd al-Dīn ʿĀlam al-ʿAlāʾ, Al-Fatāwā al-Tātārkhāniyyah, Hind, Maktabah Zakariyā, Deoband,2014, Vol.18, p.497

[9] ابن نجیم زین الدین ابن ابراہیم، البحرالرائق ،دارالکتب العلمیه، بیروت، 1997ء، ج1، ص114
Ibn Nujaym Zayn al-Dīn Ibn Ibrāhīm, Al-Baḥr al-Rāʾiq, Dār al-Kutub al-ʿIlmiyyah, Beirut,1997, Vol.1, p.114

[10] نظام الدین و جماعته من علماء الہند، الفتاوی الهندیه، دارالکتب العلمیه، بیروت، 2000ء، ج2، ص411
Niẓām al-Dīn wa Jamāʿah min ʿUlamāʾ al-Hind, Al-Fatāwā al-Hindiyyah, Dār al-Kutub al-ʿIlmiyyah, Beirut,2000, Vol.2, p.411